

اتحاد بین المسلمین کے نقیب کا آخری خطبہ

صفوة العلماء مولانا سید کلب عابد مرحوم نے ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء کو امام باڑہ آصفی کی شاہی مسجد میں جو آخری خطبہ دیا وہ شیعہ اور تمام مسلمانوں کے لیے ایک ایسا پیغام ہے جس پر اگر وہ آج بھی لبیک نہیں کہیں گے تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے لیے اس ملک میں اور کتنے برے دن آئیں گے۔ ہم یہاں مولانا کے اس آخری خطبہ کا ایک اقتباس پیش کر رہے ہیں۔

”میں انسان ہوں، مسلمان بھی اور شیعہ بھی ہوں۔ مسلمان ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسانیت چھوڑنا پڑے اور نہ شیعہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ دائرۂ اسلام سے باہر قدم رکھنا پڑے۔ اگر کوئی انسانی مسئلہ ہوگا تو اسے بطور انسان حل کرنا پڑے گا جیسے کوئی شخص اگر پیاسا مر رہا ہو تو بغیر یہ دیکھے کہ وہ ہندو ہے کہ مسلمان، سکھ ہے کہ عیسائی، اس کے حلق میں پانی ٹپکانا ہی پڑے گا۔

اسی طرح اسلام کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوگا تو اس سے بطور مسلمان نپٹنا پڑے گا۔ اور اگر کوئی شیعہ مسئلہ ہوگا تو میں اس کے حل میں بطور شیعہ منہمک رہوں گا۔“

متحد ہونے کا ہر شیعہ و سنی کو پیام مقصد زیست تھا یہ بہر شکوہ اسلام
جو ہزاروں سے نہ ہو پائیں وہ تنہا کیئے کام ذات میں اپنی جماعت تھے، جماعت میں امام
سرخرو جس سے جماعت ہوئی کام ایسے تھے قوم کو مر کے جلایا ہے امام ایسے تھے

قائد ایسے کہ قدم راہ قیادت میں اٹل عابد ایسے کہ عبادت تھا ہر اک انکا عمل
بے نیاز اتنے کہ خدمات کا چاہا نہ بدل سیر چشم اتنے کہ سونے کو بھی سمجھا پیتل
ہوس زر نے جھکایا نہ کبھی سر ان کا
بچ دریا میں بھی دامن نہ ہوا تر ان کا

